مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (مدظلہم) سے جو خط و کتابت کی وہ بلاشبہ ایک یادگار کوشش ہے۔ یہ ساری خط و کتابت اس کتاب میں شامل کردی گئی ہے۔

حضرت مولانا مرحوم کے نام ..... حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا اصغر حسین دیوبندی، مولانا اعزاز علی، مفتی محمد شفیع، قاری محمد طیب، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوری، مولانا سیاح الدین کاکا خیل، مولانا حامد الانصاری غازی، مولانا عبدالکریم گمتھلی، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا احتشام الحق تھانوی، ڈاکٹر محمد ایوب قادری (قدس اللہ اسرارہم) شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ اور برکتہ العصر مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے مکاتیب گرامی کا ایک بہت قیمتی ذخیرہ بھی اس کتاب میں محفوظ کردیا گیا ہے۔ معلومات و مباحث اور نکات و آراء کے تنوع سے بھرپور کتاب کا ہر گوشہ تبرکات اور نوادرات کا خزینہ ہے۔ اکابر کے خطوط، ان کے اپنے سواد خط میں پڑھ کر مؤلف کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

کتاب کی ضخامت ۵۰۴ صفحات، کتابت طباعت مناسب اور قیمت ایک سو پچھتر روپے ہے۔ اسے القاسم اکیڈمی ۲۸۵ جی ٹی روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔

رحمت کائنات

جنوری ۱۹۹۷ء میں جب یہ کتاب نویں بار طبع ہوئی تو مؤلف گرامی..... قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب گرامی کے ساتھ ادارہ نقیب ختم نبوت کو ارسال کی۔

کتاب کا موضوع عقیدۂ حیات النبی ﷺ ہے۔ اس موضوع پر تعبیر اور تحقیق کے اختلاف کی گنجائش تو موجود رہی ہے۔ لیکن اختلاف اصول پر نہیں فروع پر رہا ہے۔ اصول و عقائد کے جس اجماعی نظام کے وابستگان کو اہل سنت والجماعت (احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ، اہل حدیث) کہلاتے ہیں، ان کے ہاں حیات النبی ﷺ کا انکار بالکل روا نہیں۔

قاضی زاہد الحسینی صاحب علیہ الرحمتہ نے انکار حیات النبی ﷺ پر مبنی "موحدانہ مساعی" کا خوب خوب محاسبہ کیا ہے۔ ان کے دلائل عقلی بھی ہیں اور نقلی بھی لیکن ان کا انداز مناظرانہ نہیں ناصحانہ ہے۔ یہ انداز دل میں اتر جانے والا ہے۔ کتاب کے مضمون کا خلاصہ قاضی صاحب کے اپنے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ موت فنا کا نام نہیں بلکہ ہر مرنے والا دوسری زندگی میں ہوجاتا ہے جس کا نام برزخ (پردہ) ہے۔ یعنی وہ زندہ لوگوں کو نظر نہیں آتا مگر زندہ ہوتا ہے، جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ میں فرمایا کہ..... "شہید زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھ سکتے۔"

۲۔ "عام انسان اسی برزخ میں قیامت تک رہیں گے" (المومنون نمبر ۱۰۰) مگر بعض سعادتمند ادھر فوت ہوئے ادھر جنت میں چلے گئے جیسا کہ سورۃ یٰس کی آیت نمبر ۲۶ میں ایک سعادت مند کا ذکر ہے کہ اسے اسی وقت جنت میں داخل کر دیا گیا اور بعض بدبخت سید ھے دوزخ میں چلے جاتے ہیں جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کافر قوم، ادھر ڈوبی اور اُدھر آگ میں داخل کر دی گئی۔ (سورۃ نوح نمبر ۲۵)